اتحاد اسلامی

عمر بہا٫الامیری

" میں پاکستان میں اپنے کو اجنبی محسوس نہیں تا کیونکہ اس کی آزادی کے تیسرے سال (۱۹۴۹ء) میں یہاں آ گیا تھا ۔ میں نے عالم اسلامی کی اس پہلی مؤتمر میں حصہ لیا جس میں پاکستان کی سرکردہ شخصیت مولانا شبیر احمد عثمانی اس اجلاس کی روح رواں تھے ۔ اس کے بعد بھی پاکستان میں جتنے اجلاس ھوئے ان میں میں نے شرکت کی ۔ ان میں سے لاھور کی مجلس مذاکرہ (۱۹۵۸ء) قابل ذکر ھے ۔ میں پاکستان میں سفیر کی حیثیت سے متعارف ھوا لیکن نو سال کی اس طویل قربت نے اجنبیت کا احساس ختم کر دیا تھا ۔ ۱۹۵۸ء کے بعد میں یہاں نہ آ سکا اور آج آٹھ سال کے وقفہ کے بعد یہاں آیا ھوں ۔ میں محسوس کرتا ھوں کہ اس درمیانی وقفے میں بہت اھم اور عظیم واقعات رونما ھوئے ھیں ۔ اس لئے میں چاھتا ھوں کہ پہلے ان کا مختصر جائزہ لے لیا جائے ۔

سب سے پہلے فلسطین کے مسئلے کو لیجئے ۔ یہ مسئلہ بنیادی طور پر تمام مسلمانوں کا مسئلہ ھے ۔ اس کے بعد عربوں کا ھے جن سے اس کا براہ راست تعلق ھے ۔ پھر یہ تمام انسانوں کا مسئلہ ھے ۔ کیوں کہ یہ انسانی حقوق کا مطالبہ اور ان کے حصول کی جد و جہد کا مسئلہ ھے ۔ لیکن یہی سب سے بڑا المیہ یہ ھے کہ کوئی بھی دو مسلمان حکومتیں اس مسئلہ کے بارے میں عملی اقدامات میں اتفاق نہیں کر سکیں ۔ اگر دو ایک حکومتیں متحدہ فوج بنا لیتیں تو حالات روز بروز بد سے بدتر نہ ھوتے اور مسئلہ کبھی کا حل ھو گیا ھوتا ۔ ھمارے ھی اختلافات نے اسرائیلی استعمار کو قوت دی اور سر زمین

صاحب موصوف نے یہ تقریر مؤتمر العالم الاسلامی ، کراچی کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقدہ ۱۵ جون ۱۹۶۵ء میں فرمائی۔۔۔مدیر

فلسطین میں اس کے پنجے گڑتے گئے ۔ لیکن مسلمان کبھی مایوس نہیں ہوتا ۔ ابھی صورت حال اتنی نہیں بگڑی ۔ اب بھی اگر سارے مسلمان متفق ہو کر اسے حل کرنا چاہیں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے ۔ یاد رکھئے عرب اکیلے اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکیں گے ۔ اس کے لئے تمام عالم اسلام کی متحدہ کوششوں کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ یہ مسئلہ اسلام کا ہے ۔ عرب کا نہیں ۔ عربوں کو جو عزت حاصل ہے وہ اسلام سے ہے اور آئندہ بھی اگر عزت قائم رہے گی تو اسلام کی عزت سے ۔

اب دوسرے بڑے مسئلہ کی طرف آئیے ۔ یہ ہے کشمیر کا مسئلہ ۔ یہ مسئلہ بھی سارے دنیا کے مسلمانوں کا ہے ۔ اس میں عرب و عجم کی تفریق غلط ہے ۔ لیکن اس کے لئے کیا کیا گیا ؟ کیا یہاں بھی فلسطین کی کہانی دھرائی نہیں گئی ؟ مسلمانوں کی متحدہ کوششیں اس ضمن میں کیا ہیں ؟ کیا یہ مسلمانوں کا مسئلہ نہیں؟ کیا کشمیریوں کا حق خود ارادیت کا مطالبہ اسلامی اور انسانی مطالبہ نہیں ؟ کشمیریوں کے لیڈر شیخ عبد اللہ کو کیوں آزادی نہیں دی جاتی ؟ اس لئے کہ مسلمان دنیا نے اس کے لئے متفقہ کوشش نہیں کی ۔ یاد رکھئے استصواب رائے سے کشمیر کا فیصلہ کشمیریوں کا حق ہے اور سب مسلمانوں کو اس کے لئے جد و جہد کرنی ہوگی ۔

اسی نوعیت کے مسئلے دوسری مسلمان اقلیتوں کے ہیں ۔ ارتیریا، قبرص، ہندوستان، ترکستان (وسط ایشیا) میں مسلمان اقلیتیں اکثریت کے مظالم کا شکار ہیں اور حبشہ میں اکثریت کے باوجود مسلمان غیر مسلموں کے زیر تسلط ہیں ان کے دین اور تمدن کو ختم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ آخر وہاں کی اکثریتوں کو یہ شہ مسلمان ملکوں کے عدم اتحاد سے نہیں مل رہی تو اور کیا ہے ۔

ہمارا تو یہ حال ہے کہ آپس ہی کے قتل و خون میں اپنی قوتیں ضائع کر رہے ہیں ۔ یمن میں اڑھائی لاکھ مسلمان اس خانہ جنگی کا شکار ہوئے ۔ خود مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا ۔ ان کے اموال لوٹے ۔ کیا ان حالات میں مسلمانوں کا ضمیر مطمئن رہ سکتا ہے اور کیا اسلام اس طرح سر بلند ہوتا ہے؟

برادران کرام! یہ تھی ان سالوں کی سر گزشت - لیکن یقیناً ہم اس صورت حال کو جاری نہیں رکھ سکتے - اگر ہمیں دنیا کی دوسری اقوام کے ساتھ آگے بڑھنا ہے تو سب سے پہلے اپنا مقام متعین کرنا ہوگا - اس کے بعد سب سے اہم اور لازمی یہ ہوگا کہ تمام اسلامی ممالک ایک متحدہ فوج بنائیں ' تب ہی اسلام کو سر بلندی حاصل ہوگی- لیکن سوال یہ ہے کیا ہم نے اس کے لئے کوئی تیاری کی ہے ؟

اس عرصے میں ہم نے ایک مسئلہ حل کیا ہے - وہ ہے الجزائر کا مسئلہ - اپنی جد و جہد سے وہاں کے لوگوں نے اپنا وجود ثابت کیا - اپنا ایک مقام متعین کیا - پھر قربانیاں دیں یہاں تک کہ آزادی حاصل کر لی - اس سے ہمیں بہت سے تجربات حاصل ہوتے ہیں -

زمانے کے اپنے مطالبات ہیں - وسائل زندگی نئے علوم سے استفادہ اور عمل کی قوت مانگتے ہیں - یاد رکھئے زمانے کے اپنے کچھ تقاضے ہوتے ہیں اور اس کی اپنی منطق ہوتی ہے - مسائل کو انہی کی روشنی میں دیکھا اور پرکھا جاتا ہے - اگر مسائل کو زمانے کی منطق کے مطابق حل نہ کیا جائے تو وہ سلجھنے کے بجائے اور الجھتے جاتے ہیں - چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم زبانی جمع خرچ اور نعروں کے بجائے ایجابی اقدامات کریں ہم سب مل کر سوچیں اور فیصلے کریں - یہ کہہ دنیا کافی نہیں کہ قرآن ہمارا دستور ہے ہم اس سے پورا نظام حیات حاصل کر سکتے ہیں - بلکہ اس کی عملی صورت یہ ہوگی کہ سیاست سے قطعاً الگ علمی مراکز قائم کئے جائیں ' جو ان مسائل کو علمی سطح پر سوچیں اور کچھ مبادیات و اصول قائم کریں - یہ کہنا غلط ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے اور کثیر اخراجات چاہتا ہے - آخر ثقافت کے نام پر رقص و موسیقی کے لئے کیا نہیں کیا گیا ؟ اگر اتنے بڑے پیمانے پر ان کے لئے مراکز قائم ہو سکتے ہیں- تو آخر علمی مراکز کا قیام ہی کیوں ناممکن ہے - آج کی معاشیات نے ہمیں بہت سے کٹھن مسائل کے مقابل لا کھڑا کیا ہے' اشتراکیت' تقسیم اموال اور اراضیات کی تقسیم ہر اسلامی ملک کے مسائل ہیں- ربوی نظام کی حقیقت کیا ہے ، اس کی تہ تک پہنچا ضروری ہے اور یہ اقتصادیات کا سب

سے اہم اور بنیادی مسئلہ ہے - لیکن ان کے حل ایسے تلاش کئے جائیں جن سے ہمارا اسلامی وجود ظاہر ہو - اب تک کوئی ایسی کوشش بروئے کار ہوتی نظر نہیں آتی -

ابھی عالم اسلامی کے نوجوانوں میں بیداری نہیں آئی - کوئی عالمگیر تمدنی اور ثقافتی تحریک ظاہر نہیں ہوئی- جس سے باہمی غور و فکر کی راہیں کھل سکیں اور نوجوان ان ارادوں کو عملی جامہ پہنا سکیں - نہ سیاسی سطح پر کسی قسم کے اجتماعات ہوتے ہیں - صرف تقاریر اور قرآن اور اسلام کا نام لے دینے سے مسائل تو حل نہیں ہو جاتے - برطانوی دولت مشترکہ کے اجتماع ہوتے ہیں سینٹو اور سیٹو کے اجلاس ہوتے ہیں - مختلف قومیں اپنے مسائل کے لئے مل بیٹھ کر سوچتی ہیں - لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی دنیا اپنا کوئی سیاسی مرکز قائم نہیں کر سکی اور نہ اس کی کوشش ہی کی گئی - ہماری سیاست کا حدود اربعہ کیا ہے - مشرقی اور مغربی کیمپ - ایک یا دوسرے بلاک سے وابستہ ہو کر ہم اپنا سیاسی وجود قائم رکھنے کی فکر میں ہیں -

مؤتمر العالم الاسلامی کے اجلاس ، رابطۃ العالمی الاسلامی کے مکہ میں حالیہ اجلاس اور لاہور کی مجلس مذاکرہ جیسی مجالس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم عمل میں تو ہیں ہی ، علوم میں بھی بہت پیچھے ہیں - ہمیں ابھی بہت زیادہ جد و جہد کی ضرورت ہے - ہم ایک پیغام کے حامل ہیں - اس لحاظ سے ہم پر عمل کی اور بھی بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں - امت اسلامی کو عروج کی طرف لے جانا ہے اور اسے اس مقام پر لانا ہے جہاں سے یہ انسانیت کو اس کے رب اور خالق کی طرف دعوت دے سکے -

مجھے خوشی ہے کہ ہم یہاں مل بیٹھے ہیں - یہ اجتماع ہمارے مسائل کو حل تو نہیں کر سکتا لیکن ان کی طرف قدم ضرور بڑھاتا ہے - آج کے حالات میں یہ اقدام انتہائی معنی خیز امکانات کا حامل ہے - افریقہ میں اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے - استعماریت اپنے پر سمیٹنے پر مجبور ہو

گئی ہے - مگدیشو میں ہمارے افریقی بھائیوں کی شرکت مؤثر رہی ہے - یہاں افریقہ میں بہت بڑے ذخیرے ہیں - وسائل کی فراوانی ہے -

ہمارے پاس ایک پیغام ہے - ایک ثقافت ہے جو بڑی عظیم الشان ہے - اس سے ثابت ہوتا ہے اور الجزائر نے عملی طور پر ثابت کر دیا کہ اسلام کو دبایا نہیں جا سکتا۔ یہ تو ہے ایک ایجابی مثال - ایک سلبی مثال ترکی میں مصطفیٰ کمال کی کوششیں تھیں - انہوں نے ہر چیز کو تبدیل کرنے کی کوشش کی اور اس میں پوری قوت صرف کر دی - لیکن ہمارے ترک نوجوانوں میں جو اسلامی روح ہے ، وہ قوی ہے اور جدید ہے۔ وہاں سب لوگ اسلامی جماعتوں اورجمعیتوں کی طرف منسوب ہیں۔ اس کا نتیجہ تھا کہ لادینیت اپنی پوری کوششوں کے باوجود بہت کم تبدیلیاں لا سکی - چنانچہ ترکی میں جب عربی کی اذان کی اجازت دی گئی تو اس اذان پر سارا ترکی گونج اٹھا اور ترکوں کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے -

میں بھی آپ کو اس کی طرف دعوت دیتا ہوں - اور دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو اکٹھا کرے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اسلام کو سر بلند کریں اور اس قابل کرے کہ انسانیت کا علاج کر سکیں - اس کے بغیر ہمارا کوئی موقف نہیں -